

ایک سہ گانہ شعاع

نمبر 3536

ایک وعظ

شائع شدہ: جمعرات، 2 نومبر، 1916

بیان کردہ: سی. ایچ. سپرجین

بمقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن

ایک ہی چیز ضروری ہے۔" — لوقا 10:42

ایک ہی بات میں جانتا ہوں۔" — یوحنا 9:25

ایک ہی کام میں کرتا ہوں۔" — فلپیوں 3:13

میرے پیش نظر "ایک ہی چیز" ہے۔ "ایک ہی امر" جس پر میں تمہاری توجہ کو مضبوطی سے جمانا چاہتا ہوں۔ اگر میں تمہیں چند لمحے روکے رکھوں پیشتر اس کے کہ متن کا اعلان کروں، تو درگزر کرنا۔ کہا گیا ہے کہ جو شخص ایک ہی کتاب کا ہو، وہ اپنے اعتقاد کی قوت میں نہایت بیہت ناک ہوتا ہے۔ اس نے اس کتاب کا ایسا مطالعہ کیا ہوتا ہے، اسے ایسا ہضم کر لیا ہوتا ہے، اور اسے ایسا گہرائی سے سمجھ لیا ہوتا ہے کہ اس سے مباحثہ کرنا نہایت خطرناک ہوتا ہے۔

کوئی شخص کسی بھی کام میں امتیاز نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ اپنے تمام قویٰ اور جذبات کو اس کے لیے وقف نہ کر دے۔ بدن اور جان کے ساتھ اگر میکمل آنجلو کی محبت فنون لطیفہ کے لیے اس قدر پرجوش نہ ہوتی کہ وہ ہفتوں اپنے لباس تک نہ اتارتا، تو وہ ہرگز ایسا عظیم مصور نہ ہوتا۔ اور اگر ہنڈل کی رغبت نغماتِ سماوی کے لیے ایسی شدید نہ ہوتی کہ وہ اپنے ہارپسیکورڈ کی کنجیوں کو اس قدر بجایا کرتا کہ مسلسل انگلیوں کے لمس سے وہ چمچ کی مانند ہو جاتیں، تو وہ ہرگز ایسا عظیم موسیقار نہ بنتا۔ جو کوئی امتیاز اور بزرگی کا خواہاں ہو، اُسے ایک ہی مقصد اختیار کرنا اور اپنی تمام طاقتیں اسی راہ میں لگا دینی چاہئیں۔

جب پانی کے دھارے بے شمار ندیوں میں بٹ جاتے ہیں تو وہ اکثر دلدل بنا دیتے ہیں جو آس پاس کے رہنے والوں کے لیے خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ اگر ان تمام دھاروں کو یکجا کر کے ایک ہی راستے میں بہا دیا جائے، تو وہ ایک جہاز رانی کے قابل دریا بن سکتے ہیں، جو تجارت کو سمندر تک پہنچا سکتا اور اس کے کنارے بسنے والوں کو دولت مند بنا سکتا ہے۔ ایک ہی چیز، ایک جامع برکت کو آسمان سے حاصل کرنا کئی مقدسین کی دعا کا مقصد رہا ہے، جیسا کہ داؤد نے کہا: "میرے دل کو" یکجا کر کہ تیرے نام کا خوف مانوں۔

پالوس کی نصیحت تھی: "اپنی محبت زمین کی چیزوں پر نہ رکھو"۔ یہ نہیں کہا کہ "اپنی محبتیں"، جیسا کہ اکثر غلطی سے بیان کیا جاتا ہے۔ رسول چاہتا تھا کہ تمام محبتیں یکجا ہو کر ایک محبت میں مرکوز ہوں، اور وہ ایک محبت زمینی چیزوں پر نہیں بلکہ ان چیزوں پر ہو جو اوپر ہیں، جہاں مسیح خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ ہماری تمام قوتوں اور صلاحیتوں کا ایک ہی جذبے کے ساتھ، ایک ہی مقصد کے حصول کے لیے اور ایک ہی نتیجے کو پیدا کرنے کے لیے متفق ہونا، یہی یسوع مسیح کے انجیل کا ایک بڑا ہدف ہے۔

ایک ہی چیز "جس کے متعلق میں اب نہایت سنجیدگی سے تم سے بات کرنا چاہتا ہوں، اس کی وضاحت کے لیے تین آیات درکار" ہوں گی۔ کلام مقدس کی تین جامع آیات ہیں جنہیں میں تمہارے دل اور ضمیر پر نقش کرنے کی کوشش کروں گا۔

۱۔ ایک ہی چیز ضروری ہے

"ہمارا پہلا متن انجیل مقدس بہ مطابق لوقا 10:42 میں پایا جاتا ہے: "ایک ہی چیز ضروری ہے۔"

یہ ایک ہی چیز، اس مقام کے مطابق، مسیح یسوع پر ایمان ہے، استاد کے قدموں میں بیٹھنا، اور اُس کے کلام کو دل کی گہرائی سے قبول کرنا ہے۔ اگر میں اس "ایک چیز" کو کچھ دیر کے لیے وسعت دوں، بغیر اسے بیس چیزیں بنا دینے کے، تو میں اسے نئی زندگی کے حصول سے تعبیر کروں گا۔

یہ زندگی ہمیں اُس وقت عطا کی جاتی ہے جب روح القدس کی قدرت سے ہم مسیح یسوع میں نئی مخلوق بنائے جاتے ہیں، اور یہ زندگی اس طور پر ظاہر ہوتی ہے کہ ہم مسیح پر سادہ بھروسہ رکھتے ہیں، دل و جان سے اُس کے فرمانبردار ہوتے ہیں، اُس کے مانند بننے کی آرزو رکھتے ہیں، اور ہمیشہ اُس کے قریب رہنے کے مشتاق رہتے ہیں۔

ایک ہی چیز ضروری ہے۔" اور وہ چیز نجات ہے، جو روح القدس کے وسیلہ سے، یسوع مسیح پر ایمان کے ذریعہ، ہمارے اندر کام کرتی ہے۔ نیا دل، راست روح، خداوند کا فرزند خوف، اور مسیح سے محبت۔ یہی وہ "ایک چیز" ہے جو ضروری ہے۔

اب میں امید کرتا ہوں کہ تم سب چیزوں کے فرق کو جانتے ہو۔ کہ کون سی چیز ضروری ہے اور کون سی محض سہولت بخش۔ اور تم ان چیزوں کے بارے میں زیادہ فکرمند ہو جو واقعی لازم ہیں، نہ کہ ان چیزوں کے جو بظاہر خوشنما یا عارضی فائدے کے حامل ہیں۔ چھوٹا بچہ اس کھیت کو پسند کرتا ہے جو سرخ اور نیلے پھولوں سے بھرا ہو، لیکن کسان ان پھولوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا، وہ تو اُس گندم میں مسرور ہوتا ہے جو درانتی کے لیے پک رہی ہو۔ اسی طرح، ہماری طفلی عقل اکثر دولت، شہرت، اور دنیوی عزت و جاہ کے فریبی رنگوں سے مرعوب ہو جاتی ہے، مگر اگر ہم اپنی بہتر عقل کو بولنے دیں، تو وہ ہمیں ان چیزوں پر مائل کرے گی جو واقعی ضروری ہیں، جن کے بغیر ہم ہلاک ہو سکتے ہیں۔

ہم دنیوی مال و متاع کے بغیر بھی زندگی گزار سکتے ہیں، کیونکہ ہزاروں ایسے گزرے ہیں جو بغیر کسی شان و شوکت کے خوش و خرم زندگی بسر کر کے مسرت کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوئے۔ محبت اور خلوص وہ چیزیں نہیں جو دولت کی محتاج ہوں۔ بہت سے عاجز لوگوں نے عوام کی تعریف و توصیف کے پیچھے بھاگے بغیر ہی دل جیتے ہیں۔ غریب کی صبر و تحمل اکثر خالص سونے کے مانند شمار ہوئی، جبکہ دولت مند کی تکبر آمیز شان و شوکت بے قیمت میل کچیل کے سوا کچھ نہ رہی۔ یہاں تک کہ صحت کی کمی، جو فانی انسان کے لیے آسمان کی بیش قیمت نعمت ہے، بعض برگزیدہ ہستیوں کو اپنی نسل کی خدمت کرنے اور خداوند کے جلال کے لیے درد و الم کے شہید ہونے سے نہ روک سکی، اور وہ تقویٰ کے انمول خزانے اپنی نسلوں کے لیے چھوڑ کر گئے۔

ہزارہا چیزیں سہولت بخش ہیں، بے شمار چیزیں دلکش ہیں، سینکڑوں چیزیں تلاش کے قابل ہیں، مگر ایک ہی چیز ہے، ایک ہی لازم چیز، وہی "ایک چیز" جس کا ذکر ہمارے نجات دہندہ نے "ایک ہی چیز ضروری ہے" کہہ کر کیا۔

**!! اور اے عزیزو! یہ کس قدر ضروری ہے**  
تمہارے بچوں کے لیے ضروری ہے۔ وہ تمہارے گرد بٹھ رہے ہیں، اور تمہیں اُن میں کئی امید افزا خوبیاں نظر آتی ہیں۔ تمہاری محبت بھری آنکھوں کو ان میں نیکی، بلکہ شاید بزرگی کی بھی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ وہ تمہارے بڑھاپے کا سہارا ہوں گے۔ تم نے اُن کی تعلیم و تربیت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی، تم نے اُن کی اخلاقی پرورش کو بڑی احتیاط سے سنبھالا ہے، تم نے ہمیشہ چاہا ہے کہ وہ دنیا میں بہتر آغاز کریں، اور اُن کے حصے میں تمہاری محنت کا ثمر آئے۔ تم نے انہیں خطروں سے بچانے کی کوشش کی ہے، اور چاہا ہے کہ وہ ان مشکلات کا سامنا نہ کریں جن سے شاید تم خود گزرے ہو۔

یہ سب اچھا ہے! مگر اے عزیز والدین، یاد رکھو کہ "ایک ہی چیز ضروری ہے"۔ تمہارے بچوں کے لیے، تاکہ وہ زندگی کی ابتدا کریں، زندگی میں قائم رہیں، اور زندگی کو عزت و تقویٰ کے ساتھ ختم کریں۔

یہ ضروری ہے کہ وہ تعلیم یافتہ ہوں،  
یہ ضروری ہے کہ اُن میں اخلاقی اقدار پیدا کی جائیں  
**!! لیکن یہ کافی نہیں**

ہائے افسوس! ہم نے بہت سے ایسے دیکھے ہیں جو پاکیزہ ترین والدینی تربیت کو چھوڑ کر بدترین گناہوں میں جا گرے۔ اُن کی تعلیم نیکی کا ذریعہ بننے کے بجائے بدی کا ہتھیار بن گئی، اور وہ دولت جو انہیں سنوار سکتی تھی، فسق و فجور میں برباد ہو گئی۔ "ایک ہی چیز ضروری ہے" اُس روشن آنکھوں والے لڑکے کے لیے۔  
اے کاش! تم اُسے نجات دہندہ کے پاس لے جا سکو، اور اگر نیک چرواہے کی برکت اُس پر نازل ہو اور وہ ابھی بچپن میں ہی نئی زندگی پا لے، تو اُس کے لیے سب سے بہتر کام انجام پا چکا ہوگا۔ بلکہ اُس کی سب سے بڑی ضرورت پوری ہو چکی ہوگی۔

اور اگر وہ بیماری لڑکی، قبل اس کے کہ وہ شباب کی دہلیز پر قدم رکھے، اُس مبارک نجات دہندہ کے پاس پہنچ جائے، جو کسی کو رد نہیں کرتا جو اُس کے پاس آتا ہے، تو اُسے وہ سب کچھ مل جائے گا جو وقت اور ابدیت کے لیے درکار ہے۔  
اپس اے عزیز والدین، اپنی دعاؤں کو تیز کرو  
اپنے بچوں کے بارے میں سوچو اور اُن کی بھلائی کو زیادہ سمجھداری سے تلاش کرو۔  
اُن کے لیے زیادہ عاجزی اور تڑپ کے ساتھ خداوند کے حضور دعا کرو، کیونکہ یہی ایک چیز اُن کے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے۔

یہی ایک چیز اُس نوجوان کے لیے بھی ضروری ہے جو اپنا گھر چھوڑ کر شاگردی اختیار کرنے اور اپنا ہنر سیکھنے کے لیے جا رہا ہے۔

یہ ایک کٹھن گھڑی ہے، ایک ناتجربہ کار دل کے لیے ایک آزمائش کا وقت۔  
جب وہ غور کرتا ہے کہ اب وہ محض ساحل کے قریب سفر نہیں کرے گا بلکہ حقیقت میں گہرے سمندر میں اترے گا، تو اُس کا دل دھڑک اٹھتا ہے۔

بہت جلد یہ ظاہر ہو جائے گا کہ اُس کی نیک باتوں کی بنیاد سچائی پر تھی یا محض زبانی دعوے۔

!وہ لندن پہنچے گا—تم میں سے بہت سوں نے یہ آزمائش کا وقت دیکھا ہے—یہ عظیم شہر  
!پہلی بار یہ تمہیں کیسا ایک بھول بھلیاں سا لگا تھا، اور کس حیرانی سے تم نے اسے دیکھا تھا  
تمہارے دل میں چھپے رجحانات اور باہر کی کششوں کی بھرمار نے تمہیں آزمائش کے جادو میں جکڑ لیا۔  
،جو کچھ گاؤں میں ممکن نہ تھا

،جو کچھ تم چھوٹے قصبے میں سوچنے کی ہمت نہ کر سکتے تھے  
وہ سب کچھ اس بڑے شہر میں آسانی اور بے دیکھے کیے جا سکتے تھے۔  
سینکڑوں انگلیاں تمہیں عیش و عشرت کے اٹوں، بدکاری کے گھروں، اور ہلاکت کے راستے کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

،آہ! ماں اور باپ، تم اپنے بیٹے کو جاتے ہوئے کلام مقدس بطور تحفہ دیتے ہو  
،تم اُس کے نام کو اُس کے ورق پر لکھتے ہو  
،تم اُس کے لیے دعائیں کرتے ہو  
اور اُس کے لیے اپنے آنسو بہاتے ہو۔  
مگر کیا یہ خیال تمہیں چپکے سے نہیں آ گھیرتا کہ وہ ایک چیز جو اُسے سب سے زیادہ درکار ہے، تم نہ تو اُس کے سامان میں  
رکھ سکتے ہو، نہ ڈاک کے ذریعے اسے بھیج سکتے ہو؟

کیا تمہارا دل یہ گواہی دیتا ہے کہ تمہیں سب سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے، وہ یہ ہے کہ مسیح تمہارے دل میں جلال کی  
امید کے طور پر بس جائے؟  
اگر وہ تمہارے اندر بس جائے، تو تم زندگی کی راہ کو بھلے طریقے سے شروع کرو گے۔  
یہ وہی تلوار ہے جو حقیقی یروشلم کے فولاد سے بنی ہے، جو لڑائی کی شدت میں بھی نہ ٹوٹے گی، بلکہ تمہاری تمام عمر کے  
سفر میں تمہاری مددگار ہوگی۔

کیا میں کسی ایسے نوجوان سے مخاطب ہوں، جو اپنی ماں کی نصیحتوں کو نہیں بھولا جب وہ گھر چھوڑ کر روانہ ہوا؟  
:تو آؤ، میں اُس کی آواز میں اپنی آواز ملاتا ہوں، اور تجھ سے کہتا ہوں  
!ایک چیز تجھے کم ہے—"پس اس کی تلاش کر! اسے ابھی تلاش کر"  
اس گھر سے نکلنے سے پہلے، فضل کے ذریعے اس ایک چیز کو پا لینے کی کوشش کر، جو تجھے سلامتی کے ساتھ آسمان  
کی بادشاہی تک لے جائے گی۔

،مگر "ایک چیز ضروری ہے" نہ صرف ان کمسن بچوں کے لیے جو ابھی والدین کی چھاؤں میں ہیں  
،اور نہ صرف ان نوجوانوں کے لیے جو دنیا میں اپنی راہ نکالنے جا رہے ہیں  
بلکہ یہ ایک چیز تاجر کے لیے بھی ضروری ہے۔  
!"آہ!" وہ کہتا ہے، "مجھے تو بہت ساری چیزوں کی ضرورت ہے"  
مگر میں کہتا ہوں: اے انسان، تجھے اصل میں کس چیز کی ضرورت ہے؟

،تم جسے "ضروری چیزیں" کہتے ہو  
،جسے نقدی اور دولت کا نام دیتے ہو  
،اور جسے "ناگزیر" سمجھتے ہو  
وہی چیزیں کیا تمہارے دل کی سب سے بڑی تمنا ہیں؟

،دنیا پرست آدمی کہتا ہے  
!"مجھے صرف یہ دے دو، اور پھر کسی مذہب کی ضرورت نہیں، نہ کسی اور چیز کی خواہش"  
مگر اے عزیزو، تم محض سراب کے پیچھے بھاگ رہے ہو۔  
تم یہ خیال کرتے ہو کہ دولت تمہارے ہاتھ میں آ جائے تو وہ کچھ کرے گی، جو پہلے کسی کے لیے نہ کر سکی۔  
مگر کیا تم نے کبھی نہیں دیکھا کہ بہت سے لوگ، جنہوں نے بڑی دولت کمائی، پھر بھی بدحال رہے؟  
،وہ کاروبار سے الگ ہو گئے تاکہ کچھ آرام پا سکیں  
لیکن وہ اپنے سکونت میں بھی چین نہ پا سکے۔  
،تم نے ضرور ایسے لوگوں کو دیکھا ہوگا

، جو جتنا زیادہ کماتے، اتنا ہی زیادہ چاہتے  
،!کیونکہ اُن کے دلوں میں لالچ کا وہ جونک چمٹا تھا، جو مسلسل کہتا رہا، 'دے، دے

،یقیناً، تمہیں کبھی شک نہ گزرا ہوگا کہ اصل تباہی دولت کے اندر تھی  
یا یہ کہ قیمتی دھات نے دل کو زہر آلود کر دیا تھا۔

،مگر اگر تم سچی خوشی کے متلاشی ہو  
تو جان لو کہ یہ نہ کنسولز میں ہے، نہ رہن میں، نہ اسٹاکس اور نہ ہی سونے چاندی میں۔  
،یہ چیزیں فائدہ مند تو ہو سکتی ہیں  
،یہ خوشی کے لیے ذریعہ بن سکتی ہیں  
،اور اگر مناسب طور پر استعمال ہوں تو برکت کا باعث بھی ہو سکتی ہیں  
،مگر اگر انہیں خود اپنی ذات میں سب کچھ سمجھا جائے  
تو وہ ایسے کھا جائیں گی جیسے کیڑہ کیڑے کو کھا جاتا ہے۔

،دولت اگر گردش میں ہو تو وہ برکت کا وسیلہ بن سکتی ہے  
مگر اگر جمع کر لی جائے تو دل کی پریشانی اور بے چینی کا سبب بنتی ہے۔  
،جو آدمی ہر چیز کو اپنی طرف سمیٹنے میں لگا رہتا ہے  
وہ محض کوڑا کرکٹ اکٹھا کرنے والا ہے۔

کنجوس آدمی کبھی خوش نہیں رہ سکتا۔  
،وہ خدا کی نظر میں ایسا شخص ہے  
جسے دیکھ کر فرشتے بھی آہ بھرتے ہیں۔

"ایک چیز ضروری ہے"  
!اے تاجرو، اے سوداگرو، اے گوداموں کے مالک  
،یہی ایک چیز تمہیں اُن فکروں اور نقصانوں کے بوجھ سے بچا سکتی ہے  
جو تمہیں ڈبو سکتے ہیں۔  
،یہی ایک چیز تمہیں اُس سنگ دلی اور خود غرضی سے محفوظ رکھ سکتی ہے  
جو اکثر کامیابی کے ساتھ بڑھتی چلی جاتی ہے۔  
،یہی ایک چیز تمہیں اُس حرص سے بچا سکتی ہے  
جو دولت کے ساتھ ساتھ دل میں پروان چڑھتی ہے۔

،ایک چیز ضروری ہے تاکہ تمہاری زندگی، حقیقت میں، زندگی کہلائے  
،ورنہ جب تمہاری عمر کا سورج غروب ہوگا  
:تو تمہارے متعلق بس یہی کہا جا سکے گا

"!یہ شخص فلاں رقم کا مالک تھا، اور مر گیا"

کیا یہی تمہاری زندگی کا آخری انجام ہوگا؟  
،جب تم اس دنیا سے کوچ کرو گے  
،تو نہ غریب تمہیں یاد کریں گے  
،نہ یتیم اور بیوائیں تمہاری جدائی میں آنسو بہائیں گی  
،نہ خدا کی جماعت تمہارے فراق میں ماتم کرے گی  
نہ آسمان کے فرشتے تمہیں خوش آمدید کہنے کو تیار ہوں گے۔

،کیا تمہاری زندگی کا آخری فیصلہ محض ایک وصیت نامہ ہوگا  
جو ایک بڑی رقم کے نیچے دستخط شدہ ہوگا؟

"انسان کو اگر ساری دنیا بھی مل جائے، مگر اپنی جان کھو بیٹھے، تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟"

کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ جو دولت تم نے اس دنیا میں اکٹھی کی ہے، وہ جہنم کے گہرے اندھیروں میں تمہیں کوئی عزت دلائے گی؟

میں نے سنا ہے کہ پرانے فلیٹ قیدخانے میں وہ شخص، جو دس ہزار پاؤنڈ کے قرض کے سبب قید ہوا اپنے آپ کو ان عام قیدیوں سے برتر سمجھتا تھا جو صرف بیس یا پچیس پاؤنڈ کے قرض میں بند کیے گئے تھے۔ مگر جہنم میں ایسے کوئی امتیازات نہیں۔

اے وہ لوگو جو سونے اور چاندی کے خزانوں پر فخر کرتے ہو،  
اگر تم رد کر دیے گئے،  
تو تمہاری حالت بھی ویسی ہی تباہ کن ہوگی،  
جیسی اُن کی جو ایک پائی کے بھی مالک نہ تھے  
بلکہ فاقہ کشی میں جئے اور فقر میں مر گئے۔

تمہیں ایک چیز درکار ہے،  
اور اگر وہ ایک چیز تمہیں حاصل ہو جائے  
تو تمہاری دولت برکت بن جائے گی  
ورنہ وہی دولت تمہارے لیے لعنت ٹھہرے گی۔

اگر تمہارے پاس یہ ایک چیز ہو،  
تو روزانہ کی ضروریات تمہارے لیے خدا کے وعدے کے مطابق پوری کی جائیں گی،  
اور تم آسمان کے محبوبوں میں شمار کیے جاؤ گے  
ایسے لوگ جو ہمیشہ خدا کے دستِ قدرت سے رزق پاتے ہیں  
ہمیشہ محتاج، مگر کبھی فراموش نہ کیے جانے والے۔

اے عمر رسیدہ بزرگو،

کیا مجھے تمہیں یاد دلانا پڑے گا کہ یہ ایک چیز تمہارے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے؟  
موت نے پہلے ہی اپنی ہڈیوں بھری انگلی تمہارے سر پر رکھ دی ہے  
اور تمہارے بالوں کو اس سرد سفید رنگ میں ڈھال دیا ہے  
جو اس سردی کی علامت ہے  
جس میں ساری طاقت فنا ہو جاتی ہے  
اور ساری خوبصورتی مرجھا جاتی ہے۔

اے بزرگ، اگر تمہارے پاس کوئی نجات دہندہ نہ ہو، تو کیا کرو گے؟  
تم بہت جلد اس فانی دنیا سے کوچ کر جاؤ گے۔  
نوجوان مر سکتے ہیں  
!مگر بوڑھوں کو مرنا ہی ہوگا  
اور بغیر نجات دہندہ کے مرنا  
!یہ کیسا بھیانک اور ہولناک انجام ہوگا

اور پھر موت کے بعد عدالت۔  
اے بہادر بوڑھے شخص  
جب وہ لمحہ آئے گا  
تو کیا تمہاری ہمت اُس انجام کا سامنا کر سکے گی  
اگر تمہارا کوئی وکیل نہ ہو  
کوئی ایسا نہ ہو جو تمہاری شفاعت کرے؟

اے بزرگ عورت  
جلد ہی ترازو میں تجھے تولا جائے گا  
اور بہت جلد تیرے کردار کی جانچ ہوگی۔  
اگر تیرے حق میں یہ فیصلہ صادر ہو  
"تکل! وہ تولی گئی، اور کم پائی گئی"

تو پھر کوئی موقع نہ ہوگا  
کہ تُو اپنے معاملات خدا کے ساتھ یا انسانوں کے ساتھ درست کر سکے۔

!تیرا چراغ بجھ جائے گا  
اور پھر اسے دوبارہ جلانے کی کوئی صورت نہ ہوگی۔  
!اگر تُو کھو گئی، تو ہمیشہ کے لیے کھو گئی  
،ہمیشہ اندھیرے میں  
،ہمیشہ رد شدہ  
!ہمیشہ دور پھینکی گئی

تب کیا فائدہ ہوگا کہ تُو نے اپنی اولاد کو پروان چڑھایا؟  
!تب یہ کافی نہ ہوگا کہ تُو نے دیانت داری سے قرض ادا کیے  
،تب یہ بے سود ہوگا کہ تُو عبادت گاہ میں جاتی رہی  
اور محلے میں عزت دار جانی جاتی تھی۔

"!ایک چیز ضروری ہے"  
،اگر وہ تجھے نہ ملی  
!تو آخر کار تُو نادان ثابت ہوگی

!کتنے مواقع تجھے دیے گئے  
!کتنی بار بلایا گیا  
—مگر تُو نے اس ایک چیز کو رد کر دیا  
!وہ ایک واحد چیز  
!کیا ہی ناقابلِ تلافی نقصان

!تب تُو کیسی گریہ و زاری کرے گی  
!کیسی مایوسی میں آنسو بہائے گی  
،کیسے دانت پیسے گی  
!جیسے وہ جو اپنے ہی خلاف گواہی دیتے ہیں

،تُو ہمیشہ ماتم کرے گی  
!اور تیری خود ملامتی کبھی ختم نہ ہوگی

،اے حاضرین

،میری آرزو ہے کہ تم ویسا محسوس کرو  
،جیسا کہ میں خود محسوس کرتا ہوں  
!کہ یہ ایک چیز پر گمراہ شخص کے لیے لازمی ہے

،کچھ تم میں سے یہ قیمتی چیز پہلے ہی پا چکے ہیں  
!پس اسے مضبوطی سے تھامے رکھو  
!کیہی اسے جانے نہ دو  
،فضل نے تمہیں اسے عطا کیا  
،فضل ہی اسے تمہارے لیے محفوظ رکھے گا  
اور فضل ہی تمہیں اس پر ثابت قدم رکھے گا۔

!اس پر کبھی شرمندہ نہ ہو  
!اسے ہر قیمت سے زیادہ قیمتی جانو

!لیکن اے وہ لوگو جن کے پاس یہ دولت نہیں  
،مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میں تمہاری موت کی گھنٹی اپنے کانوں میں بجتی سن رہا ہوں

اور جب تم تیزی سے فنا کی طرف بڑھ رہے ہو  
تمہاری روحیں خوف کے مارے کانپتی ہوئی  
عدالت کے ہاتھوں میں جا گر رہی ہیں  
تو مجھے تمہاری وہ تلخ فریاد سنائی دیتی ہے  
"فصل کٹ چکی، گرمی کا موسم ختم ہوا، مگر ہم نجات نہ پائے"

کاش میں تمہیں دامن سے پکڑ کر روک سکتا  
اور تم سے کہہ سکتا  
کیوں نہ فوراً وہ ایک ضروری چیز ڈھونڈو؟  
!ابھی اسے حاصل کر لو  
یہ تمہیں کوئی نقصان نہ دے گی  
بلکہ یہ تمہیں یہاں خوش نصیب  
"اور وہاں مبارک ٹھہرائے گی"

یہ جیسے آنے والی زندگی کے لیے ضروری ہے  
!ویسے ہی اس موجودہ زندگی کے لیے بھی  
یہ بازار میں بھی اتنی ہی ضروری ہے جتنی بیماری کے بستر پر  
!یہ گلیوں اور دکانوں میں بھی اتنی ہی لازمی ہے جتنی مرتے وقت اور عدالت کے دن

"!ایک چیز—صرف ایک چیز—ضروری ہے"

اور اب، مجھے اجازت دو کہ میں ذرا توقف کروں  
اور تمہیں آگے لے جانے سے پہلے  
!جیسے گھوڑے بدل کر ایک نیا مرحلہ شروع کروں

"!ایک چیز معلوم ہے" II.

یہ انجیل مقدس بمطابق یوحنا، باب ۹، آیت ۲۵ میں لکھا ہے  
"!ایک بات جانتا ہوں"

وہ شخص جو پیدائشی اندھا تھا  
جس کی آنکھیں حوض سلوحہ پر جا کر کھولی گئیں  
اس نے کہا  
"!ایک بات جانتا ہوں"

!میں چاہتا ہوں کہ اس سادہ اقرار کو ایک گہرے سوال میں بدل دوں

اے پیارے دوستو  
تم بہت سی باتوں سے واقف ہو  
لیکن کیا تم وہ ایک بات جانتے ہو  
جو اس غریب شخص کو معلوم تھی؟

"!میں اندھا تھا، مگر اب دیکھتا ہوں"

!کیسا عظیم خود شناسی کا خزانہ ہے اس ایک اعتراف میں  
شاید وہ دوسروں کے بارے میں زیادہ نہ جانتا ہو  
مگر وہ اپنے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا۔

وہ بخوبی آگاہ تھا کہ وہ کبھی اندھا تھا  
!اور یہ بھی کہ وہ اب بصیرت پا چکا ہے

کیا تم اخلاص کے ساتھ کہہ سکتے ہو؟  
"میں جانتا ہوں کہ میں پہلے اندھا تھا"  
"میں مسیح میں کوئی خوبی نہ دیکھ سکتا تھا"  
"جبکہ دنیا کی چمک دمک مجھے حسین لگتی تھی۔"

تب میں خدا سے محبت نہ کر سکتا تھا"  
"مجھے گناہ سے نفرت نہ تھی  
"میرے اندر توبہ نہ تھی، نہ ہی ایمان تھا  
"میں اندھا تھا"

"مگر اب—ہائے کیا مبارک تبدیلی"  
"اب میں اپنے گناہ کو دیکھتا ہوں، اور اس پر روتا ہوں"  
"اب میں نجات دہندہ کو دیکھتا ہوں، اور اس پر بھروسا رکھتا ہوں"  
"اب میں اس کی خوبصورتی دیکھتا ہوں، اور اس کی تعظیم کرتا ہوں"  
"اب میں اس کی خدمت دیکھتا ہوں، اور خوشی سے اپنی طاقت اسی میں صرف کرتا ہوں"  
"ایک بات جانتا ہوں"

کیسا حیرت انگیز تجربہ اور کیسی شاندار تبدیلی  
اور اس کی اہمیت کو کبھی کم نہیں سمجھا جا سکتا۔

کوئی بھی آسمان میں داخل نہ ہوگا  
جب تک کہ وہ ایسی تبدیلی نہ پا لے  
جو اسے بالکل نیا بنا دے  
اور تمام چیزوں کو اس کے لیے نیا بنا دے

ایک نئے ایمان دار نے ایک مرتبہ کہا:  
"مجھے نہیں معلوم کہ دنیا بدلی ہے یا میں"  
"کیونکہ کچھ بھی پہلے جیسا محسوس نہیں ہوتا"

"یہ پرانی بائبل"  
"یہ پہلے ایک خشک کتاب لگتی تھی"  
"مگر اب اس میں مغز اور چکنائی بھری ہوئی ہے"

"ادعا"  
"یہ کبھی بوجھ لگتی تھی"  
"مگر اب یہ ایک خوشگوار مشق ہے"

"خدا کے گھر جانا"  
"پہلے یہ جسم پر بوجھ محسوس ہوتا تھا"  
"میدانوں میں رہنا زیادہ اچھا لگتا تھا"  
"مگر اب، کیسی خوشی ہوتی ہے"  
"جب ہم خدا کے مقدسوں کے ساتھ جمع ہوتے ہیں  
"کیسا لطف آتا ہے جب ہم خداوند کے دن کی آمد کو خوش آمدید کہتے ہیں"

"سب کچھ بدل گیا ہے"  
"دیکھو، سب چیزیں نئی ہو گئی ہیں"  
"جسے پہلے نفرت کرتے تھے، اسے اب محبت کرتے ہیں"  
"اور جسے پہلے محبت کرتے تھے، اس سے اب نفرت کرتے ہیں"



کیا ایسا تمہارے ساتھ بھی ہوا ہے؟  
اے سننے والے، کیا یہ تیرے لیے بھی حقیقت ہے؟

برگزاں! میں تجھ سے التجا کرتا ہوں، محض ظاہری اصلاح پر قناعت نہ کر۔

—اگر پہلے تو شرابی تھا، اور اب پرہیزگار ہو گیا ہے  
!اچھا ہے، بہت اچھا  
لیکن جتنا بھی اچھا ہو، یہ تیری جان کو نجات نہ دے گا۔

،اگر تو بددیانت اور مکار تھا، اور اب سچا اور امانت دار ہو گیا ہے  
تب بھی اس پر نجات کے لیے بھروسا نہ رکھ

،اگر پہلے تو ناپاک زندگی میں تھا  
،اور کسی مضبوط ارادے کے سبب اپنی خواہشات ترک کر چکا ہے  
تب بھی جان لے کہ یہ تجھے نہیں بچا سکتا۔

،وہ لوگ بھی جنہوں نے کبھی تیری طرح ناپاک زندگی نہ گزاری  
انہیں بھی یہی تبدیلی درکار ہے۔

"!تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے"

،تجھے کامل تجدید درکار ہے  
!ایک بنیادی اور کلی تبدیلی

،یہ محض درخت کی شاخوں کو کاٹنا نہیں  
یا اسے کسی اور جگہ لگانا نہیں  
جو ایک جھاڑی کو انگور کی بیل بنا دے۔

!اصل رس بدلنا ہوگا  
!دل نیا کرنا ہوگا  
!اندرونی انسان کو مکمل نیا بنایا جانا چاہیے

کیا تیرے ساتھ ایسا ہوا ہے؟

،مجھے تو ایسا لگتا ہے  
،کہ اگر ہم میں سے بعض لوگ اپنی پرانی خودی کو گلی میں چلتے دیکھ لیں  
!تو ہم شاید خود کو پہچان نہ سکیں

یہ سچ ہے کہ پرانی خودی نے بارہا ہمارے دروازے پر دستک دی ہے۔  
،اور جتنی بھی دستکیں ہم سنتے ہیں  
،حتیٰ کہ ابلیس کی دستک بھی  
!ہمیں سب سے زیادہ اسی کی دستک کا ڈر ہوتا ہے

،پرانا انسان آ کر کہتا ہے "  
"!مجھے اندر آنے دے، تاکہ میں اپنی ناپاک خواہشوں کے ساتھ پھر حکمرانی کروں

!نہیں، اے پرانے انسان  
تو کبھی ہم تھے، مگر اب جا، کیونکہ  
،ہم نے پرانے انسان کو اس کے کاموں سمیت اتار ڈالا  
!اور نئے انسان کو پہن لیا

ہم تجھے پہچان نہیں سکتے،  
کیونکہ اب ایک بات ہمیں معلوم ہے  
"پہلے ہم اندھے تھے، مگر اب دیکھتے ہیں"

کیا مجھے مزید دیر کرنی چاہیے؟  
یہ سوال تیری روح اور تیرا ضمیر جگانے کے لیے کافی ہونا چاہیے۔

یہاں بیس چیزیں نہیں،  
بلکہ ایک ہی چیز ہے جس کی تحقیق کرنی چاہیے  
—کیا تجھے یہ ایک چیز یقینی طور پر معلوم ہے  
کہ تو اب وہ نہیں جو پہلے تھا؟

کیا تجھے معلوم ہے کہ یسوع نے یہ فرق ڈالا ہے؟  
کہ اسی نے تیری اندھی آنکھیں کھولیں  
اور اب تو اُسے دیکھتا اور اُس سے محبت کرتا ہے؟

### III.

"ایک کام کرتا ہوں"

یہ فلپیوں کے نام خط، باب ۳، آیت ۱۳ میں لکھا ہے

"ایک کام کرتا ہوں"

غور کر، میں نے "کرنے" کا ذکر پہلے نہیں کیا۔  
یہ مناسب نہ ہوتا۔

ہم عمل سے ابتدا نہیں کرتے  
،ضرورت مند چیز کرنے سے پہلے  
مسیح کے پاس آنا اور اُس پر بھروسا رکھنا لازم ہے۔

جب ایک ضروری چیز حاصل ہو جائے  
،جب یہ معلوم ہو کہ ہم نے اُسے پا لیا ہے  
،جب یہ شعور ہو کہ پہلے ہم اندھے تھے، مگر اب دیکھتے ہیں  
:تب جا کر اگلا قدم اٹھایا جا سکتا ہے

"ایک کام کرتا ہوں"

اور یہ کیا ہے؟

پیچھے کی چیزوں کو بھول کر"  
،اور جو آگے ہیں ان کی طرف بڑھ کر  
،میں اُس نشان کی طرف دوڑتا ہوں  
!"جو مسیح یسوع میں خدا کے اعلیٰ بلاوے کا انعام ہے

پس رسول نے اپنا پورا ذہن  
،اپنی ساری سوچ  
،اپنی تمام تر جدوجہد  
!خدا کی تمجید کے لیے وقف کر دی

وہ کبھی بھی اپنے حال پر قناعت نہ کرتا۔  
اگر اس کے پاس تھوڑا ایمان تھا  
تو وہ زیادہ کے لیے ترستا۔

اگر اسے کچھ امید حاصل تھی  
تو وہ مزید چاہتا۔

اگر اس میں کسی حد تک نیکی تھی  
تو وہ اور بڑھنے کی خواہش رکھتا۔

اے مسیحیو  
!محض نجات پانے پر قناعت نہ کرو  
!اٹھو! آگے بڑھو  
!اعلیٰ پہاڑوں کی طرف  
!روشن تر روشنی کی طرف  
!زیادہ خوشی کی طرف

اگر کوئی جہاز کا مسافر سمندر میں ڈوبنے سے بچایا گیا  
اور ساحل پر پہنچ گیا  
تو کیا یہی کافی ہے؟

!ہاں، فی الحال یہ بڑی خوشی کی بات ہے  
لیکن کیا وہ اب بس یوں ہی بیٹھا رہے گا؟

نہیں،  
اب وہ جیتے جی اپنی روزی تلاش کرے گا  
کسی کام میں لگے گا  
!اپنے زور سے محنت کرے گا

!اسی طرح تُو بھی کر

اگر تُو گناہ کے سمندر سے بچایا گیا ہے  
اور ہلاکت سے محفوظ ہو چکا ہے  
!تو خدا کا شکر کر

!لیکن اپنی زندگی بیکار نہ گنوا  
!بلکہ جو مہلت ملی ہے، اسے بھرپور طریقے سے گزار

!جاگ! سرگرم ہو! محنت کر  
!ہر نیک کام میں ترقی کر

تُو دیکھتا ہے کہ دنیا کے تاجر کتنے چاق و چوبند ہیں؟  
!کیسے وہ صبح سویرے اپنے خدام کو جگاتے ہیں  
!کیسے وہ ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں

!یہ ادھر دوڑ رہا ہے، وہ ادھر بھاگ رہا ہے  
!کیسی مستعدی سے وہ اپنے کاروبار کو بڑھاتے ہیں

تو اے ایمان دار  
کیا تو اس سے بھی کم سرگرمی دکھائے گا؟

!اوہ! کاش کہ ہم خدا کی خدمت میں آدھے بھی اتنے مستعد ہوتے جتنے دنیاوی کاموں میں ہیں

یہاں ہم اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔  
ہم اپنی تمام قابلیتوں کو بروئے کار نہیں لاتے  
،اپنے ایمان کو نہیں بڑھاتے  
!اپنی سرحدوں کو وسیع نہیں کرتے

کیوں ہم اتنے سست ہیں  
،کہ ہر اچھی اور کامل نعمت کے دینے والے کے پاس نہیں جاتے  
تاکہ نئی برکتیں حاصل کریں؟

،کیوں ہم اُس کے انتظار میں مشقت نہیں کرتے  
تاکہ دولت مند بنیں؟

،کاش کہ ہم روحانی باتوں میں بھی اتنے ہی سرگرم ہوتے  
!جتنا ہم دنیوی چیزوں کے لیے کوشش کرتے ہیں

،اوہ! کہ کاش ہم بھی ایک مقدس لالچ کے ساتھ  
ان اعلیٰ نعمتوں کے متلاشی ہوتے  
،جو خدا اپنے لوگوں کو عطا کر سکتا ہے  
اور ان برکتوں کے حریص ہوتے  
!جو مقدسین حاصل کر سکتے ہیں

پالوس کو یہ فکر تھی  
،کہ وہ مزید نیکی کرے  
،مزید بھلائی پائے  
!مزید نیک بنے

!وہ روحیں جیتنا چاہتا تھا  
!وہ مسیح کے نام کو مشہور کرنا چاہتا تھا

،ایک جوش اُس کے اندر بھڑکتا تھا  
!ایک اعلیٰ شوق اُسے متحرک رکھتا تھا

،خیمہ دوزی اس کا پیشہ ضرور تھا  
!لیکن یہ اس کے دل، جان اور قوت کو مکمل طور پر مسخر نہ کر سکا

کیا تیرا دنیوی پیشہ تیرے سارے خیالات کو گھیرے ہوئے ہے؟

،اگرچہ پالوس اپنی محنت پر ناز کر سکتا تھا  
"،اور کہہ سکتا تھا کہ "میرے ہاتھوں نے میری ضرورتیں پوری کیں  
!لیکن اس کی زندگی کا اصل مقصد انجیل کی منادی تھا

،وہ ایک مزدور تھا  
جیسے تم میں سے بہت سے مزدور ہیں۔

لیکن اُس کے اوزار کہاں تھے؟  
!وہ ہمیشہ ہاتھ کے پاس تیار رہتے تھے، جب ضرورت پڑتی

لیکن کیا وہ کبھی اس کے دل میں بس گئے؟  
!برگزر نہیں

وہ کہتا تھا  
"ہمارے لیے جینا مسیح ہے"

یہ اتنا ہی سچ تھا  
جب وہ خیمے بنا رہا تھا  
یا ملطہ کے جزیرے پر لکڑیاں چن رہا تھا  
جتنا کہ جب وہ مارس ہل پر اہل ایتھنہ کو خطاب کر رہا تھا  
یا یہودیوں سے مُردوں کے جی اُٹھنے پر بات کر رہا تھا  
یا غیر یہودیوں کو راستبازی کا طریقہ سکھا رہا تھا

وہ ایک ہی خیال کا آدمی تھا  
!اور اسی ایک خیال نے اُسے مکمل طور پر پکڑ رکھا تھا

پرانے مصوروں نے مقدسین کے سروں کے گرد ہالہ بنایا  
!مگر درحقیقت وہ ہالہ اُن کے دلوں کے گرد ہوتا تھا

وہ روشنی صرف اُن کے چہروں کی زینت نہیں تھی  
!بلکہ اُن کی ساری ہستی کو گھیرے ہوئے تھی

یہی ہالہ  
یہی مسیح کی بے لوٹ وقفیت  
صرف ان کے ماتھے کے گرد نہ تھی  
!بلکہ ان کی روح، جان اور بدن کو محیط کیے ہوئے تھی

یہی تھا ابتدائی مقدسین کا نعرہ  
"یہ ایک کام میں کرتا ہوں"

پس، اے عزیزو  
!یہ تمہارا بھی نعرہ ہو

!اے میرے محبوبو  
!میں تم سے مخاطب ہوں جو اس زمانہ کے مقدس ہو

میری دلی تمنا ہے  
!کہ تم فضل اور نعمتوں میں کسی سے پیچھے نہ رہو

جب ہر زمانے کے ایماندار اکٹھے کیے جائیں  
اور صف بستہ کھڑے ہوں  
!تو تم بھی وفاداروں میں گنے جاؤ

اگرچہ پہلی یا دوسری صف کے بڑے مقدسین میں نہ سہی  
!مگر کم از کم خداوند یسوع مسیح کے نیک سپاہیوں میں ضرور پائے جاؤ

!ہمارا خدا محبت کرنے والا باپ ہے  
!وہ اپنے لوگوں کی تعریف کرنا پسند کرتا ہے

لہذا  
اُس دن عزت کے ساتھ کھڑے ہونے کے لیے  
ایک چیز میں واضح رہو  
ایک چیز کو جاننے میں مضبوط رہو  
!اور ایک چیز کو کرنے میں ثابت قدم رہو

!آمین

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سپرجین  
یوحنا ۹

باب ۹، آیات ۱-۳

اور جب یسوع جا رہا تھا، اُس نے ایک شخص کو دیکھا جو پیدائشی اندھا تھا۔ اور اُس کے شاگردوں نے اُس سے پوچھا، "اے استاد، کس نے گناہ کیا، اِس آدمی نے یا اُس کے ماں باپ نے، جو یہ اندھا پیدا ہوا؟" یسوع نے جواب دیا، "نہ اِس شخص نے گناہ کیا، نہ اُس کے ماں باپ نے، بلکہ یہ اِس لیے ہوا کہ اُس میں خدا کے کام ظاہر ہوں۔"

ہمیں ایسے مصائب کو کسی خاص گناہ کی علامت نہیں سمجھنا چاہیے، نہ ہی اِس شخص کے گناہ کی، اور نہ ہی اِس کے والدین کے۔ بلاشبہ، گناہ ہی ہر تکلیف اور مصیبت کی جڑ ہے، مگر ایسا نہیں کہ ہم ہر مصیبت کو کسی مخصوص گناہ کا نتیجہ سمجھیں۔

شاگرد، دیکھو، مشکل سوالات پر غور کر رہے ہیں، مگر اُن کا استاد مسئلہ حل کرنے کے بارے میں سوچ رہا ہے۔

آج بھی بہت سے مسیحی، بشمول اساتذہ اور مبلغین، بے فائدہ سوالات میں الجھے رہتے ہیں۔ اگر اُن کے جوابات دے بھی دیے جائیں، تو بھی کوئی مقدس نہ ہوگا، نہ ہی بہتر۔

یہ ہمارے لیے زیادہ ضروری ہے کہ ہم بدی کو دور کریں، بجائے اِس کے کہ ہم صرف یہ تلاش کرتے رہیں کہ یہ آئی کہاں سے۔

کئی بار جب کوئی ہولناک حادثہ یا آفت آتی ہے، تو ہم تحقیق میں لگ جاتے ہیں کہ یہ کیوں ہوا؟ لیکن بہتر ہوتا اگر ہم پہلے سے تحقیق کرتے کہ ایسا ہونے سے کیسے بچا جا سکتا تھا؟

ہمارا خداوند حکمت والا ہے، وہ بحث کرنے کے بجائے بدی سے نمٹنے میں دلچسپی رکھتا ہے۔

اور وہ اُس مصیبت میں بھی بھلائی دیکھتا ہے۔

وہ فرماتا ہے کہ یہ شخص اندھا پیدا ہوا  
!تاکہ اُس میں خدا کے کام ظاہر ہوں

باب ۹، آیات ۴-۷

مجھے اُس کے کام کرنا ضرور ہے جس نے مجھے بھیجا، جب تک دن ہے؛ وہ رات آتی ہے جب کوئی کام نہیں کر سکتا۔ جب "تک میں دنیا میں ہوں، میں دنیا کا نور ہوں۔"

جب اُس نے یہ کہا، تو اُس نے زمین پر تھوکا اور تھوک کی مٹی بنائی اور اندھے کی آنکھوں پر لگائی، اور اُس سے کہا، "جا، شیلوخ کے تالاب میں دھو لے" (جس کا ترجمہ ہے، "بھیجا گیا")۔ پس وہ گیا اور دھویا اور بینا ہو کر لوٹا۔

ہمارا خداوند وسیلہ استعمال کرتا ہے۔ اگرچہ یہ وسیلہ کمزور اور بے حقیقت دکھائی دیتا ہے، مگر جب خداوند خاک اور تھوک جیسے معمولی ذرائع کو چنتا ہے، تو یہ اُس کے جلال کو اور زیادہ ظاہر کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے خدام کی عاجزانہ خدمت کو استعمال کرتا ہے—چاہے منبر پر ہو، اتوار کے سکول میں، یا کہیں اور—تو پھر سارا جلال اُسی کو جاتا ہے، کیونکہ وہ ایسے وسیلوں سے کام لیتا ہے جو اپنی طرف سے کچھ نہیں کر سکتے۔

باب ۹، آیات ۸-۹

"تب پڑوسیوں اور اُن لوگوں نے جو پہلے اُسے اندھا دیکھتے تھے، کہا، "کیا یہ وہی نہیں جو بیٹھ کر بھیک مانگتا تھا؟" بعض نے کہا، "یہ وہی ہے"

!ہمیں اس پر پورا یقین ہے

"دوسروں نے کہا، "یہ اُس کے مشابہ ہے۔"

وہ محتاط لوگ تھے۔

"!مگر اُس نے کہا، "میں وہی ہوں"

اُسے اپنے تجربے کی سچائی پر کوئی شک نہ تھا۔

باب ۹، آیات ۱۰-۱۱

"تب اُنہوں نے اُس سے کہا، "تیری آنکھیں کیسے کھل گئیں؟"

اُس نے جواب دیا، "ایک آدمی جس کا نام یسوع ہے، اُس نے مٹی بنائی، اور میری آنکھوں پر لگائی، اور مجھ سے کہا، شیلوخ  
"اُس کے تالاب میں جا کر دھو لے۔ چنانچہ میں گیا، دھویا، اور دیکھنے لگا

!کتنی سادہ، کتنی واضح، اور کتنی درست گواہی ہے

جب ہم اپنی تبدیلی کی گواہی دیتے ہیں، تو ہمیں بھی اسی راست بازی اور سادگی کے ساتھ بیان کرنا چاہیے۔

!کوئی بناوٹ، کوئی رنگ آمیزی، کوئی مبالغہ نہیں

یہ شخص حتیٰ کہ تھوک کا ذکر بھی نہیں کرتا، صرف اتنا ہی کہتا ہے جتنا وہ یاد کر سکتا ہے۔

!ایسے ہی ہمیں بھی خدا کی محبت اور اپنے نجات دہندہ کی تبدیلی کے کام کو بیان کرنا چاہیے—سچائی اور اخلاص کے ساتھ

باب ۹، آیت ۱۲

"تب اُنہوں نے اُس سے کہا، "وہ کہاں ہے؟"

"اُس نے کہا، "میں نہیں جانتا۔"

یہ اُس کے لیے کافی تھا کہ وہ جانتا تھا کہ اُس کی آنکھیں کھل گئی ہیں اور کیسے کھلیں۔

نئے ایمان داروں سے اکثر سوالات کیے جاتے ہیں، جن کے جواب وہ نہیں دے سکتے۔  
لیکن یہ اُنہیں پریشان نہیں کرنا چاہیے۔

ہم سے یہ توقع نہیں کہ ہم سب کچھ جانیں۔

"!سب سے بہتر اور دیانتدار جواب یہی ہے: "میں نہیں جانتا"

باب ۹، آیات ۱۳-۱۴

وہ اُس شخص کو جو پہلے اندھا تھا، فریسیوں کے پاس لے آئے۔ اور وہ سبت کا دن تھا جب یسوع نے مٹی بنائی اور اُس کی  
آنکھیں کھولیں۔

تو آپ یقیناً سمجھ سکتے ہیں کہ فریسی یسوع پر الزام لگانے کے لیے تیار تھے۔

!ریبوں کے مطابق، مٹی بنانا گویا اینٹیں بنانے کے برابر تھا، اور وہ فوراً اُس پر "اینٹیں بنانے" کا الزام لگا سکتے تھے

یہ لوگ شریعت کی منطق کو بگاڑ کر بے گناہ لوگوں کو مجرم ٹھہراتے تھے۔

باب ۹، آیت ۱۵

تب فریسیوں نے پھر اُس سے پوچھا کہ اُس نے اپنی بینائی کیسے پائی؟

"اُس نے کہا، "اُس نے مٹی میری آنکھوں پر لگائی، اور میں نے دھویا، اور میں دیکھتا ہوں۔"

!یہ جواب پہلے سے بھی مختصر تھا

بعض کہانیاں وقت کے ساتھ لمبی ہو جاتی ہیں، مگر اُس کی مختصر ہو رہی تھی۔

!جب آدمی مخالف لوگوں کے سامنے ہوتا ہے، تو جتنا کم کہا جائے، اتنا بہتر

!یہ شخص عقلمند تھا

باب ۹، آیات ۱۶-۱۷

"!پس بعض فریسیوں نے کہا، "یہ شخص خدا کی طرف سے نہیں، کیونکہ یہ سبت کے دن کو نہیں مانتا

"دوسروں نے کہا، "اگر وہ گناہگار ہے، تو وہ ایسے معجزے کیسے کر سکتا ہے؟

اور اُن میں اختلاف ہو گیا۔

"پس وہ پھر اُس اندھے سے کہنے لگے، "تو اُس کے بارے میں کیا کہتا ہے، جس نے تیری آنکھیں کھول دیں؟

"!اُس نے جواب دیا، "وہ نبی ہے

!وہ اتنا تو دیکھ سکتا تھا

باب ۹، آیات ۱۸-۲۴

مگر یہودی اُس پر ایمان نہ لائے کہ وہ پہلے اندھا تھا اور پھر بینا ہو گیا، جب تک اُنہوں نے اُس کے ماں باپ کو نہ بُلا لیا۔ اور اُنہوں نے اُن سے پوچھا، "کیا یہ تمہارا بیٹا ہے، جس کے بارے میں تم کہتے ہو کہ یہ اندھا پیدا ہوا تھا؟ تو پھر یہ اب کیسے دیکھتا ہے؟

اُس کے والدین نے جواب دیا، "ہم جانتے ہیں کہ یہ ہمارا بیٹا ہے، اور یہ اندھا پیدا ہوا تھا۔ مگر یہ کیسے دیکھتا ہے، ہم نہیں جانتے، اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کس نے اس کی آنکھیں کھول دیں۔ یہ بالغ ہے، اس سے پوچھو، یہ خود اپنے بارے میں کہہ سکتا ہے۔"

!یہ اُن کے خوف کی نشانی تھی

یہودی پہلے ہی فیصلہ کر چکے تھے کہ جو کوئی یسوع کو مسیح مانے گا، اُسے عبادت گاہ سے نکال دیا جائے گا۔ اسی لیے اُس "اُس کے والدین نے کہا، "یہ بالغ ہے، اس سے پوچھو

پھر اُنہوں نے دوبارہ اُس شخص کو بُلایا جو پہلے اندھا تھا، اور اُس سے کہا، "خدا کی تمجید کر! ہم جانتے ہیں کہ یہ شخص (یسوع) گناہگار ہے۔"

!کتنے نیک و پارسا الفاظ! مگر کتنی منافقت

!یہ فریسی کتنی آسانی سے "خدا" کا نام لے کر جھوٹ اور ظلم کرتے تھے

کیا لوگوں نے مسیحی شہیدوں کو بھی "خدا کی تمجید" کے نام پر زندہ نہیں جلایا؟

!یہاں بھی یہی ہو رہا تھا—یہ لوگ یسوع پر الزام لگا رہے تھے، اور ساتھ ہی خدا کی بات کر رہے تھے



باب ۹، آیات ۲۵-۲۷

وہ ہمارا دانا دوست، جس کی آنکھیں کھل چکی تھیں—جواب دیتا ہے

"یہ گناہگار ہے یا نہیں، یہ میں نہیں جانتا۔ ایک بات میں جانتا ہوں، کہ میں اندھا تھا، اور اب دیکھتا ہوں"

!یہ ایک زبردست جواب ہے

کئی فلسفیانہ بحثیں غیر ضروری ہیں، مگر تجربہ سب سے بڑی دلیل ہے۔

"پھر انہوں نے اُس سے دوبارہ پوچھا، "اُس نے تجھ سے کیا کیا؟ کیسے تیری آنکھیں کھولیں؟

وہ جواب دیتا ہے، "میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں، اور تم نے نہیں سنا۔ کیا تم دوبارہ سننا چاہتے ہو؟ کیا تم بھی اُس کے شاگرد بننا چاہتے ہو؟

!کتنی ذہانت اور جرأت

باب ۹، آیات ۲۸-۲۹

"تب انہوں نے اُسے گالیاں دیں، اور کہا، "تو اُس کا شاگرد ہے، مگر ہم موسیٰ کے شاگرد ہیں

"!ہم جانتے ہیں کہ خدا نے موسیٰ سے کلام کیا، مگر یہ شخص (یسوع) کہاں سے آیا، ہم نہیں جانتے"

!یہ دیکھیں—انہیں "پتہ نہیں" کہاں سے آیا، مگر وہ اُس پر الزام لگانے میں کوئی دیر نہیں کرتے

مترجمین نے ڈالا ہے، مگر اصل میں ایسا کوئی لفظ نہیں، کیونکہ وہ یسوع کے لیے کوئی حقارت بھرا لفظ ڈھونڈ "fellow" لفظ

(!ہی نہ سکے)

باب ۹، آیات ۳۰-۳۳

تب اُس شخص نے جواب دیا، "یہ تو حیرت انگیز بات ہے کہ تم نہیں جانتے کہ وہ کہاں سے ہے، اور پھر بھی اُس نے میری

"!آنکھیں کھول دیں

ہم جانتے ہیں کہ خدا گناہگاروں کی نہیں سنتا، مگر جو خدا کی پرستش کرتا ہے اور اُس کی مرضی پر چلتا ہے، اُسے وہ سنتا"

ہے۔

"!پوری دنیا کی تاریخ میں کبھی کسی نے ایسا نہیں سنا کہ کسی نے کسی مادرزاد اندھے کی آنکھیں کھولی ہوں"

"!اگر یہ شخص خدا کی طرف سے نہ ہوتا، تو کچھ بھی نہ کر سکتا"

!یہ شخص اب خود دلیلیں دے رہا ہے

!یہ حقیقت واضح تھی، مگر وہ اسے قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھے

باب ۹، آیت ۳۴

—، انہوں نے جواب دیا اور اُس سے کہا، "تو تو سراسر گناہوں میں پیدا ہوا

!جب دلیل ختم ہو جائے، تو شخصیت پر حملہ کرو

!یہی پرانا اصول ہے—مدعی کو بدنام کرو

!یہ لوگ اس شخص کا جواب نہ دے سکے، تو بس اُس پر الزام لگا دیا

"اگے کہا، "اور تو ہمیں سکھائے گا؟"

کیا تکبر ہے! "ہمیں"—یعنی ہم بڑے عالم فاضل، کیا تو ہمیں سکھائے گا؟

!حقیقت یہ ہے کہ جہاں تکبر اور لاعلمی مل جائیں، وہاں سچائی قبول نہیں کی جاتی

"!اور اُنہوں نے اُسے نکال دیا"

!جب کوئی دلیل نہ بچی، تو بس نکال دیا—یہی آخری حربہ تھا

باب ۹، آیت ۳۵

"—یسوع نے سنا کہ اُنہوں نے اُسے نکال دیا، اور جب اُس نے اُسے پایا"

!کیا ہی برکت کی بات ہے اگر انسان کو لوگ نکال دیں، مگر مسیح اُسے اپنا لے

!کتنے لوگ دنیا سے رد کیے گئے، مگر باہر نکل کر اُنہوں نے اپنے خداوند کو پایا

یسوع صلیب پر بھی "کیمپ کے باہر" قربان ہوا، تو اُس کے پیروکاروں کو بھی "باہر" ہی اُس سے ملنا ہوتا ہے۔

باب ۹، آیات ۳۵-۳۸

"اُس نے اُس سے کہا، کیا تُو خدا کے بیٹے پر ایمان رکھتا ہے؟"

"اُس نے جواب دیا، اے خداوند، وہ کون ہے کہ میں اُس پر ایمان لاؤں؟"

"!یسوع نے اُس سے کہا، تُو نے اُسے دیکھا بھی ہے، اور وہی ہے جو تجھ سے بات کر رہا ہے"

"!اُس نے کہا، اے خداوند، میں ایمان لایا"

"!اور اُس نے اُس کی پرستش کی"

!یہ شخص یونٹیرین (یک خدائی) نہیں تھا، کیونکہ اُس نے یسوع کی پرستش کی

!اگر اندھے دیکھنے لگیں، تو وہ بھی یہی کریں گے

باب ۹، آیت ۳۹

اور یسوع نے کہا، میں دنیا میں عدالت کے لیے آیا ہوں، تاکہ جو نہ دیکھتے تھے، وہ دیکھیں، اور جو دیکھتے ہیں، وہ اندھے"

"!بن جائیں

!یہاں خدا کا اصول دیکھیں—الٹ پھیر کرنے والا خداوند

مریم نے کہا تھا، "اُس نے زبردستوں کو تخت سے گرا دیا، اور فروتنی والوں کو سرفراز کیا؛ اُس نے بھوکوں کو اچھی چیزوں سے بھر دیا، اور دولتمندوں کو خالی ہاتھ لوٹا دیا"

!یہی اصول ہمیشہ چلتا ہے

باب ۹، آیت ۴۱

"یسوع نے اُن سے کہا، اگر تم اندھے ہوتے، تو تمہارا گناہ نہ ہوتا۔"

اگر واقعی تم نہ جانتے، تو تمہارا گناہ کم ہوتا۔

"!مگر اب چونکہ تم کہتے ہو، 'ہم دیکھتے ہیں'، اس لیے تمہارا گناہ باقی رہتا ہے"

!یہی سب سے خطرناک حالت ہے—جان بوجھ کر سچائی سے انکار کرنا